2020 سالانہ تحقیقی کتابچہ

راہِ علم کا سرچشمہ

Fountain of Knowledge

سچے انسان کے لیے یہ کائنات عین حقیقت ہے
اور جھوٹے کے لئے یہ کائنات حجاب حقیقت

الجامعة المخدومية الاسلامية

سرپرستِ اعلیٰ

حضرت ابوالوقار سید صابر اشرف جیلانی

حفظ اللہ ونفعنا من برکات علوملہ الشریفہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَo قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُo قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ج فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لا وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَo

(البقرہ، 2/ 31-32)

ترجمہ: اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیئے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا، اور فرمایا: مجھے ان اشیاء کے نام بتا دو اگر تم (اپنے خیال میں) سچے ہو۔ فرشتوں نے عرض کیا: تیری ذات (ہر نقص سے) پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر اسی قدر جو تو نے ہمیں سکھایا ہے، بیشک تو ہی (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہے۔ اللہ نے فرمایا: اے آدم! (اب تم) انہیں ان اشیاء کے ناموں سے آگاہ کرو، پس جب آدم (علیہ السلام) نے انہیں ان اشیاء کے ناموں سے آگاہ کیا تو (اللہ نے) فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) مخفی حقیقتوں کو جانتا ہوں، اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

(وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ.)

(الفتح الكبير في ضم الزيادة إلى الجامع الصغير، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911ھ) ج:3، ص:409، مطبوعہ: دار الفكر، بيروت، لبنان، 1423ھ 2003م)

ترجمہ: جو شخص تلاشِ علم کی راہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

کوئی کام اُس وقت تک نہیں ہو سکتا
جب تک اُس کے لئے کوئی خواب نہیں دیکھا جائے

الجامعة المخدومية الاسلامية

آپ اگر کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو آپ رات کو اُس وقت تک بستر پر نہ لیٹیں، جب تک یہ طے نہ کر لیں کہ آپ کو اَگلے دن کا آغاز کہاں سے اور کیسے کرنا ہے۔

بفیضانِ

حضرت ابو المحبوب سید مخدوم اشرف اشرفی الجیلانی

سرپرستِ اعلیٰ

حضرت ابو وقار سید صابر اشرف اشرفی الجیلانی

ایڈیٹر

حضرت علامہ سید اظہار اشرف الجیلانی

پروف ریڈر

ڈاکٹر سید شہریار اشرف الجیلانی

ڈزائیننگ: سید وقار اشرف جیلانی

سب ایڈیٹر

ڈاکٹر سید شہریار اشرف الجیلانی

نگرانی نظامی امور

اسلم اشرفی، محمد احسن اشرفی

میری تمام کاوشوں کا اہم مقصد، رضائے الٰہی کی طرف متوجہ کرنا ہے، حقیقتِ علم و فضلِ سے جس کو رب نے انسان سے قریب کرنا چاہا اُس سے آگاہ کرنا، علم سے محبت پیدا کرنا ہے، اور وہ عمل جس کو رب نے پسند فرمایا، اُس عمل کے لیے تڑپ پیدا کرنا ہے۔

میرے اس کام میں میری ذات کا کوئی کردار نہیں یہ صرف اور صرف رب کی توفیق ہے، اللہ مجھے اِس کام کے لیے مخلص سوچ عطا فرماں، آمین

تعارف پیش نظر

ہر انسان کو پروردگارِ عالم نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے اور بڑے بڑے خزانے اِس کی ذات میں پوشیدہ رکھے ہیں۔اِس کی شخصیت کو نکھارنے کے لیے رب تعالیٰ نے تمام ہدایات اور قدرت کے وسائل اِس کے آس پاس کثیر تعداد میں موجود رہتے ہیں بہت سے انسان اُن سے فائدہ اُٹھالیتے ہیں اور بہت سے انسان اُن کی اہمیت کو نہ جانتے ہوئے اُن سے محروم رہ جاتے ہیں۔اب المیہ یہ ہے کہ اِن صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے کوئی کام نہیں کیا جارہا۔انسان کو اللہ تعالیٰ نے جس معیارِ تخلیق (Measure) پر پیدا کیا تھا۔انسان اُس سے بے خبر ہے اور اپنی حقیقت سے دور جاتا جارہا ہے۔آج تفریح کے نام پر ٹی وی کے فحش پُر گرام دکھا کر اِن کی صلاحیتوں کو تباہ کیا جارہا ہے۔انسان دشمن اقوام انسانیت کے لباس میں ہی انسان کو تباہی کی طرف لے جانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں، منافقت، دشمنی، تعصب، قوم پرستی، عقل پرستی، مذہب پرستی، انسانیت کو ایک ایسے موڑ پر لے جارہیں جہاں سے ذلت، تباہی اور گمراہی سے انسان کو کوئی نہیں بچاسکتا۔یہ تمام چیزیں انسان کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہیں۔رب کی دی ہوئی نعمتوں کی ناقدری انسان کو قدرت کے فیض سے محروم کردیتی ہے۔

انسانیت کا ایک بڑا حصہ اپنے ٹائم کو، شعور کو، علم کو ایسے برباد کر رہا ہے کہ جیسے دیمک لکڑی کو کھاجاتی ہے، آج ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم اخلاق اور حقیقت کی منزلت سے آگاہی حاصل کرنے کے بجائے اس سے دور رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ پھر روزانہ کا رونا، شکوہ کرنا، بعد میں پھر افسوس کرنا یہ سب افعال ہمارے معاملات میں شامل ہوچکے ہیں، آج تربیت کا درخت معاشرے کے لیے کڑوے پھل دے رہاہے، جو ترقی تو دور کی بات ہے تنزلی کا سب سے بڑا سبب ہے، ہمیں آج اپنی سوچ پر کام کرتے ہوئے

کچھ ایسی راہیں ہموار کرنی چاہیے، جس پر اللہ کا فضل بھی ہوں، مخلصانہ عمل و کردار بھی ہوں، جستجوئے رضائے الٰہی بھی ہوں، یہی طریقہ ہر میدان میں انسان پر اُس کی حقیقت کو واضح کر سکتا ہے، اس کتابچے کا مقصد بھی آپ کو مخلصانہ معلومات اور تحقیق سے آگاہ کرنا ہے، جو ہر انسان کے لیے ہر جگہ فائدے کا سبب ہے، آپ بھی ہماری رہنمائی فرمائیں، یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم جہاں بھی ہیں، جیسے بھی ہیں، ہمیں اِس معاشرے کو اصلاح کی طرف لیکر جانا ہے۔ ہر انداز سے اِن صلاحیتوں کو نکھارنا ہے جو رب نے ہر انسان کے اندر چھپا رکھیں ہیں۔ اگر آج بچوں کو ہم کسی ایسے کام میں مصروف کریں جو اِن کی ہر صلاحیت کو کسی نہ کسی حد تک اُجاگر کر سکے تو یہ معاشرہ خود اپنی ترقی کی سند آپ کے سامنے رکھے گا۔ ہمارے تجربے کی بنیاد پر لکھنا پڑھنا ہی انسان کی صلاحیت کو مثبت بنا کر معاشرے پر انداز فکر کو اصلاحِ عالم کے طور پر واضح کرتا ہے، اِسی بنیاد پر ہم نے اِس کتابچے کا آغاز کیا ہے جس میں بہت سے بچوں نے حصہ لیا اور بہترین سے بہترین مضامین لکھ کر کے ہمیں اِرسال کیے جن کو ہم نے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے اس میں شائع کیا ہے تاکہ بچے اِس معاشرے کا مستقبل بنانے میں اہم کردار ادا کر سکیں اور ایک بات یہ بھی اپنی نگاہوں کی نظر کریں کہ اِس کتابچہ کا یہ بھی امتیاز رکھا کہ ہر انسان کی ترقی کی راہ (تحقیق) کو ہر انداز سے آپ کی خدمت میں پیش کی جائے تاکہ ہر طالبِ علم ہر چیلنج کا سامنا کرتے ہوئے حصولِ علم کے میدان میں بھی اِس سے فائدہ اُٹھا سکے، آپ بھی اِس کتابچہ کے لیے اپنی تجاویز دے سکتے ہیں اور ہمارے اِس مقصد کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ہر نیک عمل کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہمیں اس حوالے سے اس طرح توفیق دے کہ ہمارے اعمال کی تاثیر کو مثبت صورت میں مسلمانوں کی نسلوں میں نظر آئے۔ آمین

خاکِ پائے مخدوم سمنانی

سید اظہار اشرف جیلانی

19/AUG/2020

راہِ علم کا سر چشمہ

کمپوزنگ: محمد عبدالقادر اشرفی

(معاون حضرات)

- محمد طاہر خان
- محمد فاروق اشرفی
- محمد جہانزیب اشرفی
- محمد کامران قادری

فہرست

بعثتِ رسول ﷺ 10

چار رسول عرب سے ہیں 13

حضور اکرم ﷺ کا نسب نامہ 14

ایمان کا تقاضہ 19

رب کا فضل ہی ہر گمراہی سے محفوظ رکھتا ہے 20

LoveforAllah(سبحانہ وتعالی)andHisNabi(ﷺ) 22

بعثتِ رسول ﷺ

از قلم: صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی

محسنِ انسانیت کا ظہور ایسے حالات میں ہوا جب کہ انسانیت تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی، کہیں دورِ وحشت تھا اور کہیں شرک اور بت پرستی کی لعنتوں نے انسانی افعال کا ستیاناس کر رکھا تھا۔ مصر اور ہندوستان ،بابل اور نینوا،یونان اور چین میں تہذیب اپنی شمعیں گل کر چکی تھی۔ رومی اور ایرانی تمدنوں کی ظاہری چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کرنے والی تھی۔ مگر ان شیش محلوں کے اندر بدترین مظالم کا دور دورہ تھا اور زندگی کے زخموں سے تعفن اُٹھ رہا تھا۔ بالادست طبقوں کی عیاشیوں اور نفس پرستوں نے اخلاقی روح کو فنا کر دیا تھا۔ دنیا کے اکثر حصوں میں طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا۔ ٹکراو ہوتے، بار بار کشت وخون ہوتے، بغاوتیں اُٹھتیں، مذہبی فرقے خوں ریزیاں کرتے، ان ہنگاموں کے درمیان ایک فرد بحیثیتِ انسان بری طرح پامال ہو رہا تھا۔ اسے مظالم کے کولہو میں پگھلایا جاتا تھا، مگر تشدد کی خوف ناک فضا میں صدائے احتجاج بلند نہیں کر سکتا تھا، وہ تلخ احساس رکھتا ہو گا مگر اسے ضمیر کی آواز کسی ادنیٰ درجے میں حاصل نہ تھی، کوئی مذہب اس کی دستگیری کے لیے موجود نہ تھا۔ انبیاء کی تعلیمات تحریف و تاویل کے غبار میں گم ہو چکی تھیں۔ یونان کا فلسفہ سکتے میں تھا، کنفیوشس اور مانی کی تعلیم دم بخود تھی۔ ویدانت اور بدھ مت کے تصورات اور منوشاستر کے نکات سر بگریباں تھے۔ کسی طرف کوئی روشنی نہیں تھی وہ خوفناک ترین بحران اور منافرت کا ایک عالم گیر دور تھا۔

قرآن نے اسے "وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها"[1] تم آگ کے کنارے تک پہنچ چکے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچالیا" سے تعبیر کیا ہے۔

یہ اعلان اُس وقت کیا گیا جب مختلف قوموں اور خاندانوں کے مافوق البشر ہونے کا عقیدہ قائم تھا۔ بہت سی نسلوں اور خاندانوں کا نسب خدا اور سورج اور چاند سے جوڑا جا رہا تھا۔ مذہبی انتہا پسندی کا عالم ہونا، ہر مذہب اور فرقہ اپنے سوا دوسرے کو گمراہ کہتا اور اسے برداشت کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔ قرآن کریم نے یہودیوں اور عسائیوں کا قول نقل کیا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے "ہم خدا کی لاڈلی اور

---

(1) سورۃ آل عمران۔103

چہیتی اولاد ہیں۔" وقالتِ الیھود والنصاریٰ نحن اَبْنٰاءُ اللہِ واحِبّاؤُہٗ"[2] ایک اور موقع پر یہودیوں اور عیسائیوں کے متعلق قرآن نے ذکر کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہ تھے، چنانچہ ان کا کہنا تھا:"وقالتِ الیھود لیست النصاریٰ علی شی ء وقالتِ النصاریٰ لیست الیھود علی شی ء"[3] فراعنہ مصر اپنے آپ کو سورج دیوتا کا اوتار کہتے تھے، ہندوستان میں سورج بنسی اور چند بنسی خاندان موجود تھے۔

شاہانِ ایران جن کا لقب کسریٰ (خسرو) ہوا کرتا تھا، ان کا دعویٰ تھا کہ اِن کی رگوں میں خدائی خون ہے، اہلِ ایران انہیں اسی نظر سے دیکھتے تھے، اِن کا عتقاد تھا کہ بادشاہوں کے خمیر میں کوئی مقدس آسمانی جز شامل ہے۔ چینی اپنے شہنشاہ کو آسمان کا بیٹا تصور کرتے تھے۔[4] جب کہ عہد جاہلیت کے عربوں کا یہ نظریہ تھا کہ ہم چونکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد، حرم مکہ کے مجاور و پاسبان ، بیت اللہ کے نگہبان اور مکے کے باشندے ہیں، لہذا بنی نوانسان کا کوئی فرد ہمارا ہم مرتبہ نہیں اور نہ کسی کے حقوق ہمارے حقوق کے مساوی ہیں۔[5]

ڈاکٹر محمد حمید اللہ "بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دنیا کی حالت زیر عنوان دنیا کے مذاہب اور اِن تہذیبوں کا مذہبی، سیاسی، تمدنی اور تاریخی جائزہ اختصار کو جامعیت کے ساتھ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"غرض اِس زمانے میں جدھر بھی دیکھو، دنیا میں تباہی اور فتنہ و فسادات ہی تھا، کسی جگہ بلند نظرانہ عالی ہمتی اور دور مندانہ انسانیت پروری نظر بھی نہ آتی تھی۔ ضرورت تھی کہ پوری دنیا کو اب جھنجوڑ کر یاد دلایا جائے کہ وہ سب ہی آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔[6]

مغربی دانش ودرجے ایچ ڈینی سن (J.H.Denison) رقم طراز ہے۔:"پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں مہذب دنیا افراتفری کے دہانے پر کھڑے تھے،[7]

---

(2) سورۃ المائدہ۔18

(3) سورۃ البقرۃ۔113

(4) عبدالمعید، عہد نبوی کا اسلامی معاشرہ، ماہانہ دارالعلوم دیوبند، اپریل، 1997ء

(5) ابن ہشام ،سیرۃ النبویۃ، ج۔۱، مصطفیٰ البابی الحلبی، قاہرہ، ۱۹۵۵ء، ص:199

(6) محمد حمید اللہ، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۸۷ء، ص:29

(7) EmotionAsThebasisofcivilization,J.HDenison,London,1928.p:262

چنانچہ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسے قرآن عالمِ انسان پر احسان عظیم قرار دیتا ہے۔واقعی انسانیت پر پوری انسانی تاریخ کا ایک سب سے عظیم،سب سے منفرد اور سب سے بڑا احسان تھا،قرآن کریم نے "**ظهر الفساد فی البر والبحر بما كسبت ايدی الناس**" کہہ کر اس عہد سے قبل دنیا کی تمدنی معاشرتی اور مذہبی حالت کی نشاندہی کی ہے۔حقیقتِ حال واضح ہے کہ انسانیت اپنی اصل حقیقت سے دور اور بے فکر تھی ،صرف محسنِ انسانیت ﷺ انتہائی وسیع دائرہ تھا،جوہر انسان کو حق کی راحتوں کے حوالے کررہی تھی۔قوم،نسل،مزاج،رنگ پرستی کے جھوٹے دائروں سے دور کرکے اللہ کی محبت کی طرف اشارہ کررہی تھی۔مگر انسان اپنی فطری بیماریوں (بغض،حسد،جھوٹ،غیبت،) کے گہرے سمندر میں ڈوبنے کو پسند کرتا رہا اور آج بھی کررہا ہے۔اب ڈر یہ ہے کہ اتنی عظیم رحمت،عزت والے سیرت سے محروی ہمارے لیے عظیم عذاب کا خطرہ پیدا کررہی ہے۔

چار رسول عرب سے ہیں

از قلم: ڈاکٹر سید شہریار اشرف جیلانی

اللہ رب العزت نے اپنے پیغمبروں کو مختلف قوموں کی طرف بھیجا ان انبیاء کے تعلق سے مختلف قوموں کو شرف بخشا۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم عرب سے اللہ نے چار انبیاء کو مبعوث فرمایا حدیثِ مبارکہ میں ذکر ہے۔

امام ابن حبان رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی جس کے راوی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں انھوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ

يا رسول الله من كان أولهم قال آدم قلت يا رسول الله أنبي مرسل قال نعم خلقه الله بيده ونفخ فيه من روحه وكلمه قبلا ثم قال يا أبا ذر أربعة سريانيون آدم وشيث وأخنوخ وهو إدريس وهو أول من خط بالقلم ونوح وأربعة من العرب هود وشعيب وصالح ونبيك محمد صلى الله عليه وسلم[8]

ترجمہ: اُن (رسولوں) میں سب سے پہلے کون ہیں؟ فرمایا: آدم علیہ السلام، میں نے کہا کیا وہ مرسل (رسول) تھے؟ فرمایا ہاں! اللہ تعالی نے ان کو اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا اپنی روح اُن میں پھونکا اور سب سے پہلے اُن سے کلام فرمایا، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! اُن میں سے چار سریانی ہیں، آدم، شیث، اخنوخ (وہ ادریس ہیں، وہ سب سے پہلے ہیں جنھوں نے قلم سے لکھا) اور نوح علیہم السلام، اور چار عرب میں سے ہیں ہود، شعیب، صالح اور تمہارے نبی محمد ﷺ۔

اللہ رب العزت نے ان تمام معلومات کو اپنے آخری نبی کے ذریعے اپنے تمام بندوں تک پہنچائی، حقیقت سے دور رہنا ہماری کمزوری ہے۔

---

(8) ابو حاتم محمد بن حبان الدارمی، صحيح ابن حبان، ج2، حديث: 361، ص 77، مطبوعة: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان، 1408ھ.

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نسب نامہ

از قلم: حضرت ابو الوقار سید صابر اشرف الاشرفی الجیلانی

اللہ رب العزت خالقِ حقیقی ہے، جسے چاہے عزتوں سے نواز دیا کرتا ہے اور جسے چاہے عزت سے محروم کر دیا کرتا ہے، کسی بھی شخص کا اعجاز رب کے فضل میں پوشیدہ ہوتا ہے اور وہ عظیم ذات اگر نوازنا چاہے تو عقل حیران ہو جاتی ہے، علم، تحقیق اپنے دائرے اور طاقت کے مطابق کوشش کر کے مایوس ہو جاتا ہیں، لیکن رب کا فضل سمجھ میں نہیں آتا، حقیقت اپنے پھول نکھار نکھار کر سامنے آ رہی ہوتی ہے، اور کرم جس پر ہوتا ہے وہ زمین سے آسمان پر پہنچ جاتا ہے، یاد رہے رب کے کرم کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ اُس عظیم خالقِ کائنات کے کرم کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ وہ بعض اشخاص کے نسب کو پاکیزہ اور محفوظ رکھتا ہے، اور اُن سے کفر و شرک کی آندھیوں میں، برائیوں کی کندگی میں پاکیزہ کام لے لیا کرتا ہے۔ یہ بات عام بندوں کی ہے۔ اللہ رب العزت عام یا خاص سب کا رب ہے۔ لیکن جب انبیاء کا ذکر ہو اور پھر سرورِ انبیاء ﷺ کا ذکر ہو تو آپ خود اس بات سے آشنا ہیں کہ کیا کیا عظمتیں ہیں۔

محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"عبادِ مخلصین کہ جن کو حق جل شانہ نے اپنی نبوت و رسالت کے لیے منتخب فرمایا ہو ان کا سلسلہ نسب ایسا ہی پاک اور مطہر ہوتا ہے اور اللہ ہمیشہ اصلاب طیبین سے ارحام طاہرات کی طرف پاک وصاف منتقل فرماتا رہا۔ حق تعالیٰ نے جس کو اپنا مصطفیٰ اور مجتبیٰ بنایا اس کے مصطفیٰ بنانے سے پہلے اس کے نسب کو ضرور مصطفیٰ اور مجتبیٰ، مہذب اور مصفیّٰ بنایا۔ مصطفین الاخیار۔ خدا کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندوں کا جس چیز سے جس حد تک تعلق ہوتا ہے اسی حد تک اس میں اصطفاء اور اجتباء، برگزیدگی اور پسندیدگی سرایت کر جاتی ہے۔"[9]

اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو بہتریں اور اعلیٰ نسب میں پیدا کیا۔

علامہ حضر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سب سے اعلیٰ وارفع نسب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ علمائے اسلام نے آپ ﷺ کا نسب جاننا فرض قرار دیا ہے۔ امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ (م456ھ) کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: کوئی نسب ایسا ہوتا ہے جس کا علم حاصل کرنا ہر

---

(9) کاندھلوی، محمد ادریس، سیرۃ مصطفیٰ ﷺ، ج-1، ص:11، مکتبۃ عثمانیہ اندرون جامعہ اشرفیہ لاہور، پاکستان

شخص پر فرض عین ہے، کوئی فرض کفایہ اور کوئی مستحب ہے۔ یہ جاننا فرض ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آپ ابن عبد اللہ ہاشمی ہیں۔ جو شخص خیال کرتا ہے کہ آپ یہ نہیں ہیں تو اس نے کفر کیا۔[10]

حضرت رسالت مآب ﷺ کا نسب ہر لحاظ سے اور اوّل تا آخر پاکیزہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خرجت من نكاح غير سفاح.[11]

میں نکاح سے نکلا ہوں، سفاح یعنی زنا یا ناجائز تعلق سے نہیں نکلا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خرجت من لدن آدم من نكاح غير سفاح.[12]

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر مجھ تک سبھی نکاح ہی کے ذریعے پیدا ہوئے۔ میرا نسب آلائش گناہ سے پاک ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی فرمان نبوی ہے:

خرجت من نكاح، ولم اخرج من سفاح، من لدن آدم ،الى ان ولدني ابي و امي، لم يصبني من سفاح الجاهلية شيء[13]

میں نے نکاح سے ظہور کیا ہے میں نے سفاح یعنی زنا ناجائز تعلق سے ظہور نہیں کیا۔ آدم علیہ السلام کے وقت سے اس وقت تک کہ میرے باپ اور میری ماں نے مجھے جنا ہے، سفاح جاہلیت سے کوئی شے مجھ تک نہیں پہنچی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما افترق الناس فرقتين الا جعلني الله في خيرهما، فاخرجت من بين ابوى فلم يصبني شيء من عهر الجاهلية، وخرجت من نكاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم، حتى انتهيت الى ابي و امي فانا خيركم نفسا و خير كم ابا.[14]

نسل انسانی جب بھی دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین حصہ میں رکھا۔ اپنے والدین کریمین کے ہاں جب میں پیدا ہوا تو میرا دامن جاہلیت کی غلیظ آلائشوں سے یکسر پاک تھا۔ میں نکاح کے ذریعے

---

(10) ابن حجر، فتح الباری، بشرح صحیح البخاری، کتاب المناقب: 527/6

(11) ابن سعد، ابو عبدالله محمد بن سعد بن منیع (م 230ھ) الطبقات الکبری، ذکر امہات رسول اللہ ﷺ، دار صادر بیروت، لبنان، 61/1

(12) الطبقات الکبریٰ، ذکر امہات رسول اللہ ﷺ، 61/1

(13) ابن الجوزی، ابو الفرج عبدالرحمٰن (م 597ھ)، الوفا باحوال المصطفی، المؤسسة السعیدیة الریاض، 135/1

(14) الخصائص الکبری، 95/1

منتقل ہوتا آیا ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والدین کریمین تک کہیں بھی بدکاری نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ پس اپنی ذات اور آباء اجداد کی عظمت کے لحاظ سے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

لقد جاء کم رسول من انفسکم.[15]

(بیشک تشریف لائے ہیں تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تمہی میں سے) اور انفسکم کے بجائے انفسکم یعنی فاء کی زبر کے ساتھ پڑھا اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: انا انفسکم نسبا وصھرا و حسبا لیس فی ابائی من لدن آدم سفاح کلنا نکاح.[16] میں حسب ونسب کی پاکیزگی اور قرابت داری کی نفاست میں تم سب سے بڑھ کر ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک میرے آباء و اجداد کا دامن عصمت بدکاری سے ہمیشہ پاک رہا ہے۔ ہم سبھی نکاح کے مقدس اور جائز طریقہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

اوپر درج نصوص اس امر پر قطعی دلالت کرتی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک آپ کے تمام آباء کی تولید نکاح شرعی سے ہوئی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں ناجائز تعلقات کی جتنی بھی اقسام مروج تھیں ان سب سے آپ ﷺ کے آباء محفوظ سلامت تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا نسب مبارکہ اصلاب اور ارحام یعنی آباء اور امہارت دونوں اطراف سے نکاح جاہلیت کی تمام صورتوں سے یکسر پاک تھا۔ قرآن مجید کی آیت: وتقلبك فی الساجدین.[17] (اور آپ ﷺ کا گھومنا پھرنا سجدہ کرنے والوں میں) کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اصلاب میں منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ اپنی والدہ ماجدہ کے ہاں آپ کی ولادت مبارکہ ہوئی۔[18]

محمد بن سائب کلبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ مادری میں پانچ سو ماؤں کے نام لکھے مگر ان میں سے کسی ایک کے متعلق میں نے زنا یا کوئی ایسی بات نہیں پائی جس کا جاہلیت کی رسوم سے کوئی تعلق تھا۔[19]

جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے نسب کا کچھ حصہ خود ذکر فرمایا:

---

(15) القرآن، سورۃ التوبہ 128:9

(16) الخصائص الکبری، 1/96، المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیۃ، 1/87

(17) القرآن، سورۃ الشعراء 219:26

(18) دلائل نبوۃ: 1/58

(19) ابن سعد، الطبقات الکبیر، ذکر امھات رسول اللہ ﷺ، مکتبۃ الخانجی بالقاھرۃ، 1421ھ/2001ء، 1/46، الخصائص الکبری، 1/93، المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1/86

محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ء[20][21]

قاضی محمد سلیمان منصور پوری، رحمۃ اللعالمین میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں۔

هذا مالم يختلف فيه احد من الناس۔[22]

اس شجرے نسب میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں

راقم کو 'الاستیعاب' میں درج ذیل الفاظ ملے ہیں۔

لم يختلف اهل العلم بالا نساب والاخبار وسائر العلماء بالامصار۔[23]

شجرہ طیبہ کے نام محمد بن عبد اللہ سے لے کر معد بن عدنان بن ادو تک وہی رہیں جو الاستیعاب میں ملے ہیں اور امام بخاریؒ کی التاریخ الکبیر میں بھی وہی ملے ہیں۔

ابن الاثیر کی کتاب 'الکامل فی التاریخ' میں شجرہ نسب محمد ﷺ کے حوالے سے مندرجہ ذیل الفاظ ملے ہیں۔

لا يختلف النسابون فيه الى معد بن عدنا[24]

ابن جریرؒ کی تاریخ ''الامم والملوک'' میں الفاظ درج ذیل ہیں۔

لا يختلف النسابون فيه الى معد بن عدنان[25]

---

(20) (صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب مبعث النبي صلى الله عليه وسلم، ج۔5، ص44، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، المتوفى:256ھ، دار طوق النجاة).

(21)(البخاری: التاریخ الکبیر ص: 5/1، دائرۃ المعارف العثمانی آلاصفیه حیدرآباد، (1361ھ)

(22)**(قاضی محمد سلیمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، ص2/21۔ غلام علی اینڈ سنز لاہور، سن اشاعت ت۔ن،)**

(23)(الصحیح البخاری، کتاب الفضائل، باب مبعث النبی ﷺ حدیث نمبر: 3637، ص:1398/3، دمشق بیروت، 1407ھ–1987م،)

(24)(ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب تحقیق علی محمد البجاوی، ص: 25/1: ناشر مطبعۃ نهضه، مصر، ت۔ن)

(25)(البخاری: التاریخ الکبیر ،ص: 5/1، دائرۃ المعارف العثمانیه، حیدرآباد، الدکن، 1321ھ)

ابو محمد عبد المالک بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، رسول مکرم، شفیع معظم، تاجدار ختم نبوت ﷺ کی سیرت ایک عظیم "مطہرہ "یعنی پاکیزہ ہے، نبی محترم ﷺ کا نسب مبارک یوں ہے۔

محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب (شیبہ)بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ (عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادّبن مقوم بن ناخور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسماعیل بن ابراہیم (خلیل الرحمن) بن تارخ آزر بن ناحور بن ساروغ بن راعو بن فالخ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ (گمان کیا جاتا ہے کہ یہی حضرت ادریس علیہ السلام ہیں) بن یرد بن مہلیل بن قینن بن انوش بن شیث بن آدم علیہم السلام۔[26]

اسی طرح بہت سارے سیرت نگاروں نے آپ ﷺ شجرہ نسب بیان کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اس نسب کے تمام متعلقین پاکیزہ تھے۔ اللہ رب العزت ہمیں اور آپ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(26)(الروض الانف، ج1، ص23تا37، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ایمان کا تقاضہ

از قلم: صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی

ہم سب کے ایمان کا تقاضہ ہے کہ ہماری زندگی میں جس قسم کی بھی پریشانی آئے، تکلیف کا سامنہ کرنا پڑھے، اپنے متعلقین کے رویوں سے دلبرداشتہ ہوجائیں یا پھر ذمہ داریوں کے بوجھ تلے پریشان ہوجائیں تو صرف یہ تصور اپنے ذہن میں لائیں کہ اللہ رب العزت کسی پر بھی اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا(یعنی جتنا اُس میں برداشت کرنے کی قوت ہے اس سے زیادہ اُس پر جبر نہیں کیا جاتا)۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (سورۃ البقرۃ:256)

"اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں سونپتا۔"

توشکوایانہ شکری نہیں بلکہ اللہ کا ذکر میں اضافہ، احکام الٰہی پر عمل کرنے پر زیادہ توجہ دینا، اپنے عمل صالح پر غور کرنا، اخلاص اور اخلاق کو دنیا والوں کے لئے نہیں اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی کے لئے قائم رکھے (یہ یاد رکھیں کہ دوسرا آپ کے ساتھ کتنا ہی برا کیوں نہ کر رہا ہو اگر آپ اچھے ہیں تو کسی کی بھی برائی آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے)۔

یہاں پر میں ایک اور بات کہنا چاہوں گی کہ کوئی بھی پریشانی آتی ہے تو ہم شکوا کرنے لگتے ہیں، کسی کا ہم سے رویہ خراب ہوجائے تو ہم بھی اُس سے اپنا رویہ خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بداخلاقی، بدتمیزی کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں، یہ اللہ کے سب سے بڑی ناشکری ہے اور ہمارے ایمان کی کمزوری ہے۔ برائی کو برائی سے نہیں اچھائی سے ہی ختم کیا جاسکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ خون کو خون سے نہیں صاف کیا جاسکتا بلکہ صاف پانی سے ہی خون کی صفائی ممکن بنائی جاسکتی ہے۔

رب کا فضل ہی ہر گمراہی سے محفوظ رکھتا ہے

از قلم: سیدہ عروسہ اشرف جیلانی

عورت معاشرے کا وہ ستون ہے جو معاشرے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے یہی عورت جب معاشرے کی تباہی بنتی ہے تو ایمان والے کا بھی اس سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے صرف اللہ کا فضل ہے جو ہر گمراہی سے بچا سکتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " كان رجل في بني إسرائيل يقال له جريج يصلي، فجاءته امه فدعته، فابى ان يجيبها، فقال: اجيبها او اصلي، ثم اتته، فقالت: اللهم لا تمته حتى تريه وجوه المومسات، وكان جريج في صومعته، فقالت امراة: لافتنن جريجا، فتعرضت له فكلمته، فابى، فاتت راعيا، فامكنته من نفسها، فولدت غلاما، فقالت: هو من جريج، فاتوه وكسروا صومعته فانزلوه وسبوه، فتوضا وصلى، ثم اتى الغلام، فقال: من ابوك يا غلام؟ قال: الراعي، قالوا: نبني صومعتك من ذهب، قال: لا، إلا من طين." [27]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک صاحب تھے، جن کا نام جریج تھا۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ آئیں اور انہیں پکارا۔ انہوں نے جواب نہیں دیا۔ سوچتے رہے کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ پھر وہ دوبارہ آئیں اور) غصے میں (بددعا کر گئیں، اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک کسی بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ ایک عورت نے) جو جریج کے عبادت خانے کے پاس اپنے مویشی چرایا کرتی تھی اور فاحشہ تھی (کہا کہ جریج کو فتنہ میں ڈالے بغیر نہ رہوں گی)۔ چنانچہ وہ ان کے سامنے آئی اور گفتگو کرنی چاہی، لیکن انہوں نے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے جسم کو اس کے قابو میں دے دیا۔ آخر لڑکا پیدا ہوا اور اس عورت نے الزام لگایا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے۔ قوم کے لوگ جریج کے یہاں آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ انہیں باہر نکالا اور گالیاں دیں لیکن جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آئے۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ) اللہ کے حکم سے (بول پڑا کہ

---

(27)(صحیح البخاری، حدیث: 2482، ص: 401 دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، السعودیہ، 1419ھ،)

چرواہا)! قوم خوش ہوگئی اور (کہا کہ ہم آپ کے لیے سونے کا عبادت خانہ بنوا دیں۔ جریج نے کہا کہ میرا گھر تو مٹی ہی سے بنے گا۔

اللہ اپنے بندے کو کبھی اپنے فضل سے محرور نہیں رکھنا چاہتا یہ انسان کی کمزوری ہے جو اس کو رب کے فضل سے دور کر دیتی ہے۔ ہمیشہ عبادت میں رب کا فضل ہی مطلوب رکھنا چاہیے، رب کی یاد میں تڑپنے والا، رونے والا ،رب کے فضل کے سائے میں ہوتا ہے۔

Love for Allah(سبحانہ وتعالیٰ)and His Nabi(ﷺ)

Written by: Qirat Waseem Sandhu

As Muslims, it is necessary for us to say the Shahadah through the Lisan, our tongue, but also to have firm faith in it in our Qalb, or heart. The Shahadah requires us to firmly acknowledge our faith in Allah (سبحانہ وتعالیٰ) as our one and only God and believe that Nabi Muhammad (ﷺ) is the Khatam an-Nabiyyin, the last Prophet (ﷺ). In order to attain this firm belief, one needs to love Allah (سبحانہ وتعالیٰ) and the Prophet Muhammad (ﷺ) more than anything.

It is mentioned in a Sahih Bukhari Hadith:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ، زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ لأَنْتَ أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ إِلاَّ مِنْ نَفْسِي‏.‏ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ‏"‏ لاَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ‏"‏‏.‏ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الآنَ وَاللَّهِ لأَنْتَ أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْ نَفْسِي‏.‏ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ‏"‏ الآنَ يَا عُمَرُ ‏"‏

Narrated 'Abdullah bin Hisham: We were with the Prophet and he was holding the hand of 'Umar bin Al-Khattab. 'Umar said to Him, "O Allah's Apostle! You are dearer to me than everything except my own self." The Prophet ﷺ said, "No, by Him in Whose Hand my soul is, (you will not have complete faith) till I am dearer to you than your own self." Then 'Umar said to him, "However, now, by Allah, you are dearer to me than my own self." The Prophet ﷺ said, "Now, O 'Umar, (now you are a believer)."

[Sahih Bukhari Volume 008, Book 078, Hadith Number 628]

It is also mentioned:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ ‏"‏ ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلاَّ لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ ‏"‏

Narrated Anas:

The Prophet (ﷺ) said, "Whoever possesses the following three qualities will have the sweetness (delight) of faith:

1. The one to whom Allah and His Apostle becomes dearer than anything else.

2. Who loves a person and he loves him only for Allah's sake.
3. Who hates to revert to Atheism (disbelief) as he hates to be thrown into the fire."

[Sahih Bukhari Volume 001, Book 002, Hadith Number 015]

Therefore, in order to taste the sweetness of faith one must consider Allah (سبحانہ وتعالیٰ)
and His Nabi (ﷺ) dearer in his heart than anything else. In order to have full faith in Allah (سبحانہ وتعالیٰ), we must have full faith in our Nabi (ﷺ). Then comes the question, do we love our Nabi(ﷺ) more than anything else?
We see examples of the Sahabah (رضی اللہ عنہم) having pure love for our Nabi (ﷺ), love
that we may never even get close to. They truly loved Nabi Muhammad (ﷺ) more that their own lives. Such was the Sahabah Musab ibn Umair (رضی اللہ عنہ), an example for every Muslim youth. Such was his faith that he abandoned his luxurious life for the sake of Allah (سبحانہ وتعالیٰ)and our Nabi (ﷺ). Such was his faith that many people of Madinah embraced Islam through his character. Such was his faith that he sacrificed his life to protect the Nabi (ﷺ) in the Battle of Uhud.During the Battle of Uhud, when Musab ibn Umair (رضی اللہ عنہ) saw the threat approaching Nabi Muhammad (ﷺ), he ran to protect our Nabi (ﷺ). Not thinking of his own life,he drew attention on himself to defend the Nabi (ﷺ). As Musab (رضی اللہ عنہم)was struck with a spear he repeated the phrase, which was revealed later as a verse of the Holy Qur'an:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ﴿۱۴۴﴾

"Muhammad is not but a Messenger. [Other] Messengers have passed on before him."
[3:144]

Such was the love the Sahabah (رضي الله عنهم) had for Allah (سبحانه وتعالى) and Nabi Muhammad (ﷺ), that they sacrificed their lives in the sake of Islam and became martyrs of honor. Are we even close to this love when some mornings we cannot even allow ourselves to get up for Fajr? Are we even close, when we do not read the Qur'an, giving excuse of work we have in the duniya? Are we even close, when we do not seek out to learn the delights our deen has to offer?

In the Qur'an it is mentioned:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿24﴾

***Say, [O Muhammad], "If your fathers, your sons, your brothers, your wives, your relatives, wealth which you have obtained, commerce wherein you fear decline, and dwellings with which you are pleased are more beloved to you than Allah and His Messenger and jihad in His cause,then wait until Allah executes His command. And Allah does not guide the defiantly disobedient people."* [9:24]**

In reality, our love is not even near to the Sahabah (رضی اللہ عنہم). As per this ayah, must love Allah (سبحانہ وتعالیٰ) and His Nabi (ﷺ) more than any of our worldly possessions. We need to try and make it our goal to increase our love for Allah (سبحانہ وتعالیٰ) and our Nabi (ﷺ) through immense dhikr, or remembrance, which can be done through the Shahadah and durood shareef.

One can only love a person when they are in your hearts at all times.

May Allah (سبحانہ وتعالیٰ) allow increase His and His Nabi (ﷺ) 's love in our hearts. May Allah (سبحانہ وتعالیٰ) allow us to taste the sweetness of faith. And May Allah (سبحانہ وتعالیٰ) allow us to die in His and His Nabi (ﷺ)'s love, Ameen.__

علم دین سیکھنے کی خواہش رکھنے والوں کے لیے بہترین موقع
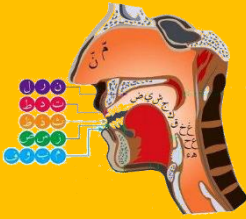
قرآن سیکھیں مفصل تجوید کے ساتھ

اسلام کی بنیادی معلومات کے لیے مختصر کورسس

Online درس نظامی کا آغاز ہو گیا ہے۔

+923342986859